اجاجو شیراز بیش شمن	زدگشت دلیل حق مبرہن ہمہ تن	اعجاز نوخت مبر این سال جدید		نشور محمدی ست جاوید حسین

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم	باخاتم و مہر آمن منشور محمدؐ	توریت بلا توریہ انجیل بتجیل		گویا ن صفت دست مبرور محمدؐ

نمبر ۱۲	مطبوعہ ۲۵ دین ربیع الثانی سنہ ۱۳ ہجری	جلد ۱۲

اشتہار۔ یہہ اخبار عشر وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منیجر آنریبل مہتمم کے نام آنی چاہیے

مثنوی عیش

منشور جب حسن خدا ہے	جو خسرو کشور بقا ہے	ای صل علے رسول امجد	سردار پیمبران محمدؐ
عالم ہی قدیر ہے احد ہے	سلطان قلمرو ابد ہے	جو اوسکی ثنا لکھون وہ کم ہی	خورشید عرب مہ عجم ہے
مالک رازق کریم خالق	عادل سامع مرید صادق	وہ افسر فرق انبیا ہی	محبوب جناب کبریا ہی
خلاق زمین و آسمان ہی	وہ غارس باغ کن فکان ہی	مسند نشین شبستان جنت	ارایش مسند شریعت
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے	اتھارہ ہزار عالم اوس کے	سب پر شرف نبی عیان ہے	وہ علت غائی جہان ہے
قندیل فلک پہ جبہہ احسن	شمع رہ و رہبر ہی روشن	ای خامۂ عیش لکھ بانصاف	منشور محمدی کے اوصاف
شاہنشہ ملک بے مثالی	محبوب حریم لایزالی	جب سے نکلا یہہ رشک گلزار	نظروں سے گرے جہان کے خار
دیہیم جلال فرق پر ہے	اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے	جو فضل و شرف اسے بجا ہی	ہمنام جناب مصطفےٰ ہی
خالق ہر چیز کا وہی ہے	صنعت ہر چیز میں رکھی ہے	نور رخ دلپذیر اسلام	ماحیٔ ملل ظہیر اسلام
افعال حکیم لایزالے	ہوتی نہیں مصلحت سے خالی	شمس الاخبار آسمان پر	ہی پیش مسیح نیک اختر
کیا لکھوں ثنای ایزد پاک	ارشاد نبی ہو ما عن الہوی	کرتا ہے بقلب زار و ناشاد	منشور محمدی کی فریاد
جب نعت نبی کا وقت آیا	خامہ نے ادب سے سر جھکایا	چھپتے ہیں صحیح سب کو ایف	بے شبہ ہی افسر صحایف
لولاک لما خلقت الافلاک	آیا ہی بشان شاہ لولاک	عمدہ خبرین نفیس مضمون	ہر لفظ ہی رشک در مکنون
	اس نظم کو کر چکا جب ارقام	سال و مہ و روز و شب الٰہی	ہو اسکو مہبت تری ترقی
		توقیع محمدی رکھا نام	

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہی کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ ۰ر کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوا لین محصول ڈاک ۷ پرچون کو ۰ رہے- غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمانون طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰ر ۷ پرچے انکے نام پر روانہ کئے جائینگے فقط +

مرآۃ الخیال

یہ لاجواب کتاب مسمّٰی ظلاسفی یعنے قوای عقلیہ کے بارہ مین ہے جو تصنیف لطیف جناب کمالات انتساب مولوی سلطان احمد صاحب آزاد رئیس قصبہ قادیان ضلع گورداسپور کی ہی اسمین خاص کر قوت متخیلہ کا بیان کیا گیا ہے- ابتک اُردو زبان مین ایسی کتاب نہ تھی- چونکہ اب اُردو زبان ہندوستان کی ایک قومی زبان خیال کی جاتی ہے- اس سبب سے نہایت ضروری تھا کہ اس زبان مین بھی حکمت کی کتابون کی اشاعت کیجاوے اگر قوم نے اس طرف توجہ کی تو اسی قسم سے اور کتابین بہت جلد شایع کی جائینگے یہ کتاب نہایت صحت اور خوشخطی کے ساتھ قیمت صرف چھ آنے علاوہ محصول بھیجدی جاوینگے چونکہ اول مرتبہ اس کتاب کی تھوڑی جلدین چھپوائی ہین اسواسطے خریدارون کو لازم ہے کہ جلد درخواست بھیجین جو صاحب پیروی بخانت سے اس کتاب کو طلب فرماوین وہ قیمت کتاب بذریعہ منی آرڈر روانہ فرماوین فقط- المشتہر

شیخ فرخ الدین احمد فرسٹ اسسٹنٹ مدرسہ انجمن اسلام

بقیہ

کمپنی فوج مین ہندوستان کے کون کون اور کس قسم کے عیسائی داخل ہون- تتمہ منشور محمدی مطبوعہ ۲۵ ربیع الاوّل سنہ ۱۳۰۰ھ صفحہ ۸۴ تا ۸۷ کو صاحبون نے بھی موہنہ مانگی مراد مین پائین- ہماری خیر خواہی نے میجر شکر صاحب کمانڈر انچیف افواج سالویشن آرمی (کمپنی فوج) کو یہین بھیجدیا) بتو ضرور ہماری رایون پر قایم رہینگے اور ہمارے مشورہ پر دل سے دہیان لگاکر اون سچے اور دیندار مسیحیون کو جنکا ذکر خیر ہمنے براہ خیر خواہی معہ اسناد دینداری کے منشور محمدی کے پرچون مین کیا ہے اپنے فوج مین برابر بڑے عہدے دینگے پھر تو گمان غالب ہے کہ یہ فوج سارے ہندوستان پر غالب آئیگی- اور دینداری کی وہ جھلک دکھلاویگی کہ ایک سرے سے تمام جہان ایک گلہ اور ایک چوپان ہوجائیگا- (دیکھو انجیل متی وغیرہ) چونکہ آجکل میجر تکر صاحب بہادر راجپوتانہ مین وارد ہین اس لئے ہم دوسرے ملکون کا ذکر چھوڑکر یہین کے دو تین دیندار عیسائی بھائیون کے واقعات سچ سچ بطور اسناد ظاہر کئے دیتے ہین اور میجر صاحب سے سفارش کرتے ہین کہ براہ مہربانی ان لوگون کو یہین سے اپنے ہمراہ لیتے جائین- پھر ایسے لوگ پاکباز- پوری تثلیث کے قایل نہ ملینگے-

اول پادری مرزا نوشہ بخت بہادر- عرف بخمن- یہہ ذات شریف کچھ عرصہ گذرا ہندوستان کی طرف سے تشریف شریف کا بوریا لائے تھے- اپنے کو شہر لکھنؤ کے شہزادون مین بیان کرتے تھے چار سو روپیہ ماہواری کا وعدہ بھی فرماتے تھے کہ بگورنمنٹ سے ملتا ہے ذریعہ

مقطع بھی ملاحظہ ہو۔ سیاہ فام۔ چاند و بازدن کی مانند
کلی چپق۔ بدن چھوہارہ سا تہیوزی پر تین چار گنتے کے
بال وہ بھی صورت جنجال۔ سر گنہا ہوا برہمن کے لوتے کا سا
پنڈا سفید پاتلون۔ انگریزی بوٹ ٹخنون تک لمبا چوڑا
سیاہ الپاکے کا چوغہ۔ سر پر سفید عمامہ۔ ہاتھ مین چھڑی
اور رومال۔ بغل مین انجیل مقدس لیجیے پورے پادری ہوئے
مین کیا فرق رہا۔ پادری جیمس گری صاحب مشنری اجمیر بھی
جو بڑے کاتیان اور ہندوستانیون کی چالاکی سے کماحقہ
واقف ہونے کے باعث کبھی کسی ٹھگ کے پھندے مین نہین
پھنسے تھے حضرت کے چکمہ مین آگئے بڑے خاطر و مدارات ہونے
لگین حتی کہ شہزادہ سمجھکر پادری صاحبان یورپین انکو
اپنے ہمراہ میز پر کھانا کھلاتے۔ یہہ ذات شریف بھی روز
پادری صاحب کے ہمراہ شہر مین صبح و شام بلاناغہ منادی کرنے
کے لئے جاتے۔ شارع عام مین کھڑے ہوکر لاف و گزاف
بکتے۔ شہر بھر مین مشہور ہوگیا کہ ایک نواب صاحب جو بڑے
مولوی بھی ہین پادری ہوکر آئے ہین کسی کی مجال نہین جو
اونکے روبرو مناظرہ مین ٹھہر سکے خصوصاً مسلمانون کی
خوب ہی خبر لیتے ہین۔ یہہ سنکر تو ہمسے بھی نہ رہا گیا بقول
شخصے کسی نے سانڈہ سے (سانڈہ اوس بیل کو کہتے ہین
جیسے اکثر ہندو اپنے باپ دادا یا دیوتا کے نام پر آزاد
کر دیتے ہین) کہا تھا کہ کیون یار اوتا کشتی کی ٹہری سانڈ
نے جواب دیا کہ یہان تو سینگ ہے ان باتون مین تو رہے
ہین قصہ کوتاہ ہم بھی دیرہ دندہ سنبھالکر پادری صاحب موصوف کے
خدمت مین پہونچی جاتی ہے تڑکے یہی سوال کیا کہ فرمائیے
آپ سچے عیسائی ہین یا نہین۔ پادری صاحب نے گردن
کیا سارا سر بلکہ جسم تک ہلاکر فرمایا بیشک بیشک ہم سچے
دل سے مسیحی ہین اور صدق دل سے اوسپر ایمان رکھتے ہین
اور ہمارا ایمان کامل ہے۔ اوسپر ہمنے کہا کہ انجیل مرقس کے ۱۶ باب
مین حضرت مسیح عیسیٰ نے فرمایا ہی کہ جو شخص سچا مسیحی اور
ایماندار ہوگا اوسکی شناخت یہہ ہے کہ وہ دیوٗن کو نکالیگا
سانپون کو اوٹھالیگا کسی قسم کا زہر اوسکے جسم پر اثر نہ
کریگا اگر وہ پہاڑ کو کہیگا کہ یہان سے اوٹھکر وہان چلا جا تو پہاڑ
چلا جاویگا وغیرہ وغیرہ اگر آپ فی الحقیقت (جیسا کہ آپ
فرماتے ہین) سچے عیسائی ہین تو اسوقت ایک تولہ سنکھیا جو
مین منگواتا ہون تناول فرمائیے اگر آپکو زہر کا اثر نہوا تو
ہم سب جو اسوقت یہان حاضر ہین آپکے کامل ایمان کا اعتراف
کرینگے۔ یا پہاڑ تو درکنار رہا آپ ایک من بھر کی سلا کو ہی
حکم دیجیے کہ وہ ایک جگہہ سے دوسری جگہہ سرک جائے۔
ہمارا یہہ کہنا تھا کہ پادری صاحب لگے بغلین جھانکنی۔ بڑی دیر
مین سوچکر بولے کہ یہہ آیت خاص حواریون سے علاقہ رکھتے
ہین اوسپر روح پنتکوست کے دن نازل ہوے تھے اور وہی
مختلف زبانین بولتے تھے۔ پولوس کے ہاتھ پر کالا سانپ جو یہہ
مین چڑھگیا تھا مگر کاٹا نہین۔ آخاہ۔ وہی ڈاک کے تین پات
ہمتو جانتے تھے پادری صاحب مولوی بھی کہلاتے ہین کوئی
نئی دلیل تبلائینگے مگر اونھون نے بھی اپنے قدیم پیرون کی چال
چلے۔ ہمنے کہا جی حضرت وہ کیڑا جو پولوس کے ہاتھ پر چڑھگیا تھا
خود سردی اور کنپلی کے مارے اینٹھ رہا تھا۔ بلکہ پولوس
صاحب خود برف باری کی سردی سے یہانتک اکڑ گئے تھے کہ جب آگ
جلاکر تاپے ہوش و حواس ٹھکانے ہوے (دیکھو اعمال الرسل
پھر بھلا سانپ بیچارہ کیا کاٹتا پولوس تو دور رہے اب آپ

سردی مین ہمارے ہمراہ چلکر جنگل مین آزمالین کہ اول تو
کیچلی مین لپٹا ہوا دوسری سردی کا مارا ہوا سانپ کسی طرح
ڈنک نہین مار سکتا - اسمین حضرت پولوس کی کونسی خصوصیت
ہے اور یہہ جو آپ فرماتے ہین کہ ان آیتون سے مراد حواری
ہین سو یہہ بھی بالکل غلط قیاس ہے آیت مین لفظ جو کا
وارد ہے جو موصوف کیا گیا ہے ساتھ ایمانداری کے اور یہہ
لفظ ہر ایسے شخص پر جو صفت ایمان سے موصوف ہو عام اس سے
کہ حاضر ہو خواہ غایب عاید ہو سکتا ہے - بھلا یہہ تو بتلائیے
کہ لفظ جو کیا صیغہ ہے - صیغہ کا نام سننا تھا کہ پادری صاحب
گھبرائے اور پترا بدل کر لگن فرمانے کہ صاحب یہان ہم کچھ
سوالون کا جواب نہین دیسکتے آپ بنگلہ پر تشریف لائین -
(عام پادریون کا یہہ دستور ہی کہ جب جواب سے عاجز آتے
ہین تو بنگلہ کا پتہ بتلاتے ہین) الغرض پادری صاحب کا
یہہ کہنا تھا کہ لونڈون نے ہرہ ہرہ کا غل مچایا خاک اوچھالی
ہم بھی پادری صاحب کی مولویت کو پاکر لاحول پڑھتے ہوئے
اپنے مکان کو چلدئے - چند روز بعد انھین پادری صاحب کو
چھاؤنی بغیر آباد کے سرکاری پادری ریورنڈ کرک صاحب نے
بلاکر تیس روپیہ تنخواہ کردی اور سواری کے لئے گھوڑا مول
لے دیا کہ اوسپر جہان گانون مین منادی کیا کرین اور اپنے
بنگلہ کے احاطہ مین ایک مکان بھی رہنے کو دیا - پادری
مولوی شہزادہ صاحب دمنین تو منادی کرتے اور رات کو
شراب کے دو چار پیگ چڑھا کر اجمیر کی ایک رنڈی کے مکان پہونچتے
جہان رات بھر مسئلہ تثلیث کی سخت اور پیچیدہ گرہ کو
دخل بیدخل دخلا کے صیغہ مین حل فرما کر فاعل مفعول کی
منادی کرتے تھے - لطف یہہ کہ شبکو روز سات میل کے فاصلہ
پر معشوقہ کی بغل گرمی کرنے کی بغیر آباد سے اجمیر مین آتے
ایک مرتبہ پادری صاحب کو خبر جو ہو گئی تو انھون نے
پوچھا کہ آپ روز اجمیر کیون جاتے ہین آپنے جواب دیا کہ مین
وہان بھائی بہنون کو ملنے جاتا ہون - معقول الغرض
کوئی دن خوب گپھی - ایک روز پادری شہزادہ صاحب نے
براہ فریب یہہ مشہور کیا کہ تین سو روپیہ وثیقہ کا برسون
بعد میرے پاس آنے والا ہے اور ایک خط پادری کرک صاحب
کو بھی دکھلایا جسکی طرز تحریر سے پایا جاتا تھا کہ حضرت کے
والدہ نے لکھا ہے اسمین لکھا تھا کہ وثیقہ کے روپیہ کل تک
روانہ کرتے ہون - پھر تیسرے دن آپنے یہہ مشہور کیا کہ روپیہ
آگئے - مگر چوتھے روز اچانک ہائی توبہ مچائی کہ دوڑیو -
لیجو - ہائی توبہ میرے تین سو روپیہ کسی نے چرائی - پادری
صاحب بھی حیران ہوئے اور اپنے تمام نوکرون کو بلاکر دھمکایا
کہ تمہارے سوا اور کون لیتا تم ہی احاطہ مین انکے مکان کے
برابر رہتے ہو - وہ بیچاری قسمین کھانے لگی مگر پادری کرک
صاحب ان ذات شریف کو بدنیوجہ کہ یہہ عیسائی اور اوسپر
پادری تھے جھوٹا کیونکر جاننے لگے تھے غرضکہ پادری صاحب
کے تمام احاطہ مین دھوم مچگئی - لگی ہاردھاتر ہونے -
شہزادہ پادری صاحب یہی کہے جاتے تھے کہ کل ہی تو
میرمان نوٹ کے ذریعہ سے یہہ روپیہ بھیجا تھا - ایکبارگی
پادری کرک صاحب کو جو کچھ خیال آیا تو انھون نے ذات شریف
سے کہا کہ بھلا وہ اپنے امان کا خط تو لاؤ دیکھین اوسمین
کیا لکھا ہے - یہہ سنتے ہی خوشی خوشی خط موسوم لفافہ پادری صاحب
کے پاس لیگئے - پادری صاحب نے جو لفافہ کو دیکھا تو سارے
قلعی کھل گئی - روانگی بھی بغیر آباد سے اور تقسیم بھی بغیر آباد

ہی مین ہوا - آخر بعد تحقیقات معلوم ہوا کہ روپیہ چھوڑکر
کوڑی بھی کہین سے نہین آئی شہزادہ صاحب نے ریلوے
کے ایک کلرک سے خود اس خط کو لکھوا کر اپنے ہی نام پر ریلوے
اسٹیشن کے ڈاک خانہ مین رجسٹری کرایا تھا چنانچہ کلرک
نویسندہ اور ڈاک خانہ کے بابو نے ان باتون کی تصدیق
کی - پھر تو پادری صاحب گورو گنتال کو بھی معلوم ہوگیا
کہ یہہ شخص ہمکو فریب دینا چاہتا تھا اور جھوٹا خط اپنا ن کا
بناکر روپیہ کا آنا بیان کیا اور ہمارے نوکرون پر ناحق الزام
چوری کا لگایا اس سے یہہ مراد تھی کہ ہم ترس کہاکر کچھہ روپیہ
دیدین - پس حضت - پادری صاحب کا ان خیالات کو
پانا تھا کہ شہزادہ صاحب کو اوسیوقت احاطہ سے نکالا -
گھوڑہ چھین لیا اور حکم دیا کہ اگر ذرا دیر یہان ٹھہرے تو
پولیس کے پنجہ مین داخل ہوجاؤگے ہم ہرگز کسی قسم کا بچاؤ
نہ کرینگے - پھر تو پادری شہزادہ وغیرہ سے پونچہ اور برتاؤ
کا رستہ آناً فاناً مین ایسے غایب غلہ ہوئے جیسے قبر سے
حضرت مسیح کی نعش یا گدی کے سر سے سینگ - البتہ
یہہ شہزادہ اور مولوی - اور پادری نور علی نور ہین -
انکو مکتی فوج مین اجینٹ جنرل کا عہدہ ملنا چاہیئے -

راقم محمد مراد علی بیمار اجمیر -

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا
جو چیرا تو ایک قطرۂ خون نہ نکلا

لو صاحب + میجر ٹکر صاحب بہادر کمانڈر انچیف سالوشن
آرمی (مکتی فوج) خیر سے ہمارے شہر اجمیر مین بھی تشریف
سیلفیشن کا ٹوکرا لائی - مگر فوج حضور ظاہر ابیان لیڈی تبا
لنڈن کے نظارہ سے ہمکو محروم ہی رکہا - سچ ہے ہم ایسے ہی

کم نصیب ہین سہ عین وہ ہون گمنام جب دفتر مین نام آیا کر
رہگیا بس منشی قدرت جگہ وان چھوڑکر + خیر صاحب ہمتو دیدار
فیض آثار لیڈیان فرنگ سے محروم ہی رہے مگر کامیابی گورد
گنتال میجر ٹکر صاحب کو ہی نصیب نہین ہوی - اور جگہ تو خاتونان
لنڈن کی اشتیاق مین بہلا لوگ جمع تو ہوجاتے تھے -
جسکو حضرت گورو گنتال میجر صاحب بہادر شاید اپنے کلام
کی تاثیر کا باعث سمجہتے ہون مگر یہان وہ مجمع بھی نہوا -
نوٹ تاریخ فروری کو ایک شخص نے صاحبان یورپین مین ایک
انگریزی زبان کا نوٹس تقسیم کیا جسمین لکہا تھا کہ کل ۱۰ تاریخ
کو میجر ٹکر صاحب بہادر کمانڈر انچیف ملکی فوج یہان آوینگی
اور ۵ بجے شام کو انسٹیٹوٹ ہال مین جو تلی گہر (ریلوے ورک
شاپ) کے متصل واقع ہے لکچر دینگے - یہہ نوٹس بھی کہین
پہنچا اور کہین نہ بھی پہنچا - خیر دوسرے روز ۱۲ بجے دن کے ریلوے
مین جو جیپور سے آئی تھی حضرت رونق افروز ہوے عجیب
صورت بنی تھی - سر پر افغانون کا دمالہ باندہا تھا - پنڈلیون
تک چوغہ بانات سبز رنگ کا پہنے تھے اور چوغہ کے نیچے فلالین
کی اچکن ہندوستانی چوڑیدار پاجامہ کندہون پر شال
کشمیری غرضکہ دور سے سکار پور واقع ملک پنجاب کے خاصے
بہلے کہتری معلوم ہوتے تھے - یہان کے مشریون نے سرد مہری
سے حضرت کا استقبال کیا اور اپنے بنگلہ کو لیگئے - شام کے
۵ بجے حسب وعدہ حضرت انسٹیٹوٹ مذکور مین وارد ہوے
جہان پچاس کے قریب یورپین اور کالا صاحب بہادر معہ دو
صاحبان بہادر اور انکے لیڈیون کو اپنون سمیت موجود تھے
انکے علاوہ چند ہندوستانی صاحبان بھی بخیال تماشہ بینی
آئے تھے - ذرا دیر بعد میجر صاحب موصوف اپنے کرسی سے اٹھے

اور مونہہ پھاڑ پھاڑ کر ایسے انداز سے انگریزی اور ہندی مین لکچر دینے لگے کہ جو سنتا تھا ہنستے ہنستے لوٹن کبوتر بنجاتا تھا یہان کے مشنریون نے اوّل ہی لاوارث چونہی چماروں کے بہت سے لڑکے اور لڑکیون کو جو پچیس ۲۵ دکال مین بھوکے مرتے ارفن اسکول مین داخل ہوکر عیسائی بن گئے ہین ہندی بھجن اور گیت سکھا کر پکا گویا بنا رکھا ہے - لہذا میجر ٹکر کی مدد ان ارفن لڑکیون اور لڑکون نے گیت اور بھجن گا گا کر کے - خوب خنجری اور ڈہولک بجی - انہین کے ہم مذہب دو غلے صاحب اور یورپین بھی ان حرکتون سے مونہہ چھپا چھپا کر قہقہے لگاتے تھے الغرض ایک گنٹہ مین یہہ کل بکھیڑا تمام ہوگیا - کل ۱۱ فروری کو اتوار تھا مشنریون کے گرجہ مین حضرت ٹکر صاحب بہادر نے خوب ٹکرین ماریں خنجری اور ڈہولک کے آواز نے راستہ چلنے والون کے دلون کو موہ لیا - گرجہ کے دروازہ پر عوام جہلا کا ایک انبوہ نظر آتا تھا العصر دونون وقت خوب کیفیت رہی بعینہ ریذاس یا کبیر پنتھی چمارون کا سوانگ معلوم ہوتا تھا وہ بھی اسی ڈہنگ سے خنجری اور مجیرون اور ڈہولکی پر ایسے ہی فقرون اور الفاظ مین بھجن اور ہر جس گاتے ہین اور ناچتے ہین - معزز اشخاص ہندو خواہ مسلمانون مین سے کوئی آدمی شہر کا اس سوانگ کے دیکھنے کو نہین آیا - ٹکر صاحب کو کامیابی نہین ہوی ہماری رائے مین فوج کی بہادر لیڈیان جو ہمراہ نہین لائے تو میجر صاحب نے بڑی غلطی کی اگر وہ ہمراہ ہوتین تو ضرور لوگ آتے - اب کچھ نہین گیا بلائین تو پھر دیکھین کہ کتنے لوگ آتے ہین - ہندوستانیون کو آنکھین سیکنے کا روگ تو بابا آدم کے وقت سے لگا ہوا ہے جسکے میجر صاحب بھی واقف ہین پھر بھلا کیون غلطی کی ولایت سے تو یہانتک اتنے دور تے آئے اب ایک جگہہ اونکا نظارہ کروانا اور دوسرون کو محروم رکھنا کونسا انصاف ہی اخیر مین میجر ٹکر صاحب کے یہان آنیکا نتیجہ جناب ڈاکٹر پادری ہیز بنیڈ صاحب مشنری اسکاٹ لینڈ مشن کے مندرجہ ذیل قول سے ناظرین معلوم کرلین جو عام طرحپر بہت سے ہندو اور معزز مسلمانون کے روبرو کل کے روز صاحب موصوف نے فرمایا تھا وہ یہہ ہے کیون صاحبو آپ لوگون کو ان لوگون کا (مکتی فوج والون سے مراد ہے) کچھہ ڈہنگ معلوم ہوا ہے تو یہہ بات سمجھتا ہے کہ یہہ سوانگ ان لوگون کا ایک مکاری اور بیہودہ پن ہے جس سے مسیحی مذہب کا کوئی تعلق نہین بلکہ ہمارے نزدیک ان حرکتون سے یہہ لوگ خود تو بدنام ہوتا ہی مگر ساتھہ ہی عیسائی مذہب کو بھی بدنام کرتا ہی - خیال کرنیکی بات ہی کہ جب معزز ڈاکٹر اور پادری کا جوانکے ہم مذہب ہی نہین بلکہ ہم پیشہ اور مسیحی دین کے پھیلانے والے ہین اس مکتی فوج کے ڈہونگ کی نسبت ایسے خیالات ہین تو پھر ہم ہندوستانیون کے خیالات کیونکر صحیح ہون ہم سچ کہتے ہین کہ مکتی فوج کو ان سوانگون کے ہندوستان مین بجز انگشت نمائی کے خاک ڈہول ہی حاصل ہوگا

راقم محمد مراد علی بیمار راجمیر -

کرنل اسٹاف مکتی فوج

عنوان پر جو عہدہ لکھا گیا ہے اس عہدہ کا مستحق کوئی دیسی عیسائی ایماندار نظر نہین آتا - چونکہ مشن جالندہر ہمیشہ نیک نام رہا ہے اور ہے - اس مشن کے پادری گولکہہ ناتھ صاحب بہادر کی چالاکی اور ایمانداری کمیٹی مشن پر جو اعلون منعقد ہوی تھی اظہر من الشمس ہے وہ محتاج بیان نہین -

مشنے نمونہ خروار ڈاکٹر صاحب کا دلیفہ ہے جو بجائے دو سو
روپیہ سالیانہ کے صرف ایکسو روپیہ دیا گیا ہے اور بے اعتدالیان
جو مشن مین رایج ہین اونکی حقیقت پادری بوس صاحب کو
معلوم ہے اون سے پوچھا چاہئے کیونکہ وہ صاحب اس
معاملہ کے مدعی ہین - ہائے افسوس ایسے ایسے نیکنامی کے سبب
ایک یورپین پادری اس مشن مین مقرر کیا گیا ہے اور پادری
کہلانا صاحب بنام پادری رکھی ہین اسلئے ہماری
رائے ہی کہ اگر میجر ٹکر صاحب کرنل اسٹاف مکتی فوج
کا انھین کر لین تو نہایت بہتر اور انسب ہے فقط

ایھم ایھم از جالندہر -

بقیہ رسالت اور کرامت

پہلے وہ معجزات دیکھہ چکے تھے جیسا کہ فقرہ قرآنی -
ولم یومنوا بہ اول مرۃ اور و لقد انزلنا الیک آیات بینات
وما یکفر بہا الا الفاسقون - سے ظاہر ہوتا ہے دوسرے
مرتبہ صرف عناد اور شرارت سے طلب کرتے تھے آنحضرت نے ضرورت
نہ دیکھہ کر اعراض کیا جو ایک لازمی امر تھا (دیکھو تبصرہ)
آنحضرت پر کیا موقوف ہے سارے رسول ہی معاندین کو
معجزات دکھانے سے اعراض کرتے رہے ہین دیکھو جب
حضرت مسیح سے تصلیب کے وقت سردار کاہنون نے معجزات
طلب کی تو مسیح نے جواب تک نہ دیا وہ لوگ بھی تو بڑے ایمان
اور متمرد تھے بقول آپکے حضرت مسیح پر لازم تھا کہ معجزہ
دکھاتے علی ہذا القیاس جب شیطان نے مسیح سے متواتر
معجزات طلب کی تب بھی مسیح نے صاف جواب دیا کیون جناب
محقق صاحب ان بے ایمانون کے روبرو، خصوص شیطان کے روبرو
جو بے ایمانون کا سرگروہ اور سردار ہے حضرت مسیح نے کیون
نہ اپنی قابلیت جتلائی ہمین اپکی طرح نہایت خوشی ہوتی -
اگر حضرت مسیح تماں مشولا نہ کرتے اور دنیا کے بڑے بڑے ایمان
اور اپنے قاتلون کو کوئی معجزہ دکھاتے اگر سردار کاہنون کو
کوئی معجزہ دکھایا جاتا تو سب کے سب ایمان لے آتے کیونکہ
اونھون نے محض ایمان لانے کے خاطر مسیح سے اوس نازک
وقت مین معجزات طلب کئے تھے پھر انجیل متی باب ۱۶ آیت
۱ - و ۲ - و ۳ - و ۴ - و ۵ - مین لکھا ہے کہ جب صدوقیون
اور فروسیون نے امتحانا مسیح سے معجزہ کا سوال کیا تو مسیح نے
اون بیچارون کو غصہ مین آکر کہا کہ بدکار اور حرام کار قوم نشان
ڈھونڈتی ہے کیون جناب مسیح نے ان بیچارون کو بدکار اور حرام کار
کہہ کر کیون ٹالدیا کچھہ دکھایا تو ہوتا فردوسی اور صدوقی بھی
اپنے دلون مین کہتے ہون گے کہ کیا اچھا رسول ہے - سوالی دیگر
جوابی دیگر صدوقی تو یہہ کہین کہ کوئی آسمانی نشانی دکھا اور
خدا کا بیٹا کہتا ہے آسمان لال ہے شام کو تم کہتے ہو کہ برچھا
ہوگا - اور اخیر کو جب حضرت ناچار اور تنگ آگئے تو کہہ اٹھے
کہ بدکار اور حرام کار قوم نشان ڈھونڈتی ہے واہ واہ خدا
کے اکلوتے بیٹے نے کیا عمدہ معجزہ دکھایا ہی فردوسی اور
صدوقی کو خوب یقین آیا ہوگا افسوس محقق صاحب
کو اپنی کتابون اور نعوذ باللہ اپنے خدا کے اکلوتے بیٹے
کی کیفیت اور حالات پر بھی نظر اور گذر نہین اگر نظر اور
گذر ہوتا تو ایسی یک طرفہ ڈگری نہ کرتے جناب من پہلے
اپنے مسلمات اور کتابون پر نظر مارلیجئے پھر محمدیون پر دانت
قولہ پھر سورہ عنکبوت رکوع ۵ آیت ۴۹ مین
مکے والے پھر کہتے ہین کیون نہ اترین اوسپر نشانیان اوسکے
رب سے شاید مکہ والون یا ناظرین کو گمان ہو کہ اسقدر تنگ

کئے جانے کے بعد کوئی معجزہ دکھایا جاوے گا نہین -
پھر عذر بمنزلہ کرتے ہین اور صاف کہتے ہین کہ تو کہہ نشانیان
تو ہین اختیار مین اللہ کی اور مین تو ہی سنانے والا ہون -
کہو کہ یہان آپ صرف سنانیوالے ٹھہرتے ہین اور معجزہ
کرنیوالا اللہ ہے بجائے کوئی معجزہ دکھانے کے آپ قرآن
کو پیش کرتے ہین کہ کیا اونکو بس نہین کہ ہم نے تجھہ پر
اوتاری کتاب کہ اون پر پڑہی جاتی ہے ظاہرًا یہہ کتاب
اور معجزون کو خارج کرتی ہے اور اونکے لئے اوسی کو کافی کہا ہے
اقول اصل آیتین یہہ ہین - وقالوا لولا انزل علیہ آیات
من ربہ قل انما الآیات عند اللہ وانما انا نذیر مبین اولم یکفہم
انا نزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم ان آیات مین خداوند کریم
ارشاد فرماتا ہے کہ کفار عرب اور یہود باوجود دیکہنے اور
ظہور معجزات محمدی کے پھر ازراہ عناد و تعنت کہتے ہین کہ
محمدؐ پر کیون نہ ہماری مطلوبہ نشانین مثل ناقۂ صالح و عصای
موسیٰ و مایدۂ عیسیٰ اوترین ای محمدؐ تو ان لوگون کو کہدے
کہ ان آیات کے اظہار کا بذات مین مختار نہین سب کچھہ اللہ
کے اختیار مین ہے - اس سے آنحضرتؐ نے معجزات سے انکار نہین
کیا بلکہ یہہ کلمہ اس واسطے کہا ہے کہ کفار جو اپنے دانست مین
پیغمبرون اور رسولون کو مختار کل اور خدا کا شریک خیال کیا کرتے
تھے اس ارتداد و کفر سے باز آجاوین یہہ کلمہ بجای معجزات دکھانے
کے آنحضرتؐ نے حکمتًا اور ضرورتًا اطلاق کیا ہے اور اسکا فائدہ
ایسا ہوا کہ کفار کے دلون اور طبیعتون مین سے خیالات ارتداد
اور کفر ایک لخت محو ہوگئے - مین تو صرف سنانے والا ہون -)
اس پچھلے جملہ سے آنحضرتؐ نے کفار مذکور کے مرتدانہ خیالات
کو زیادہ تر کم زور اور ناقص ثابت کرنے کے لئے کمال حکمت
اور حلم سے فرمایا کہ مین تو صرف ایک سنانیوالا ہون مجھکو
بذاتہ کچھہ اختیار نہین اور نہ مین تمہارے خیالات کے بموجب
خدا کے ذات اور قدرت مین شریک ہون یہہ بات کہنے سے کہ
مین تو صرف سنانے والا ہون معجزات کی نفی ثابت نہین ہوتی
ہان آنحضرتؐ کفار کے سامہنے اونکی مرتدانہ خیالات توڑنے
کے واسطے اپنے آپ کو خدا کا شریک اور قادر مطلق قرار نہین
دیتی جو ایک دوسری بات ہے - کیا اونکو بس نہین کہ
ہمنے تجھپر ایک کتاب اوتاری کہ اوپر پڑہی جاتی ہے آیت
اولم یکفہم مین خداوند کریم ارشاد فرماتے ہین کہ کیا اون
کفار کو یہہ بات بس نہین کہ ہم نے اون پر ایک ایسی کتاب
اوتاری کہ جو اونپر ہر روز پڑہی جاتی ہے اور اس سے اگلی
آیت ان فی ذالک لرحمۃ وذکری لقوم یومنون مین ارشاد
ہوتا ہے کہ جو کتاب تمکو دی گئی ہے یہہ سراسر مہر ہے اور
اون لوگون کے سمجہانے کے واسطے جو کچھہ سمجھہ بوجھہ اور انصاف
رکھتے ہین کافی ہے مطلب اس اگلی آیت کا یہہ ہے کہ اس
کتاب کے وسیلہ سے تمکو سب کچھہ سمجھایا گیا اور یہہ کتاب
سمجھانے کے واسطے تمکو کافی ہے سمجھانا ایک طرح پر نہین ہوتا
اوسکی کئی قسمین ہین کبھی لوگون کو بشارت کے ذریعہ سے
سمجھایا جاتا ہے اور کبھی تحذیر اور تہدید کے وسیلہ سے کبھی بلا
معجزات اور کبھی باظہار معجزات آیت لرحمۃ وذکری سے یہہ
مراد ہے کہ تمکو قرآن نے ہر ایک طرح سے سمجھایا جسمین
معجزات بھی آگئے پس تمہارے واسطے کیا یہہ کتاب کافی
نہین ہے تم خواہ مخواہ ازراہ عناد اپنی مخصوصہ معجزات جو
پہلے گذر چکی ہین کیون مانگتے ہو غور کرو اس کتاب کے
وسیلہ سے تو سب کچھہ ظاہر کیا گیا ہے اس سے وہی لوگ منکر

ہوتے ہین جو ناانصاف ہین دیکھو آیت وما یجحد بآیاتنا
الا الظالمون ۞ ہماری نشانیون سے وہ ہی لوگ منکر
ہوتے ہین جو ناانصاف ہین اگر محقق صاحب کہین کہ قرآن
کے اس فقرہ مین آیت سے فقرجات قرآنی مراد ہین تو
جواب اسکا یہہ ہے کہ اس فقرہ مین لفظ آیت اول تو
خاص طور پر معجزات کے واسطے وارد ہوا ہے جیسا کہ اگلی
آیت وقالوا لولا انزل علیہ آیات من ربہ قل انما الآیات
عند اللہ سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے اور دوسرا یہہ
کہ فقرہ مذکور مین لفظ آیات شامل لکل الامور واقعہ
ہوا ہے جس مین معجزات بھی شامل اور داخل ہین فہو المدعا
افسوس محقق صاحب اگلی پچھلی آیتون پر لحاظ تو کرتے
نہین جھٹ پٹ بلا سوچے سمجھے اعتراض جڑ دیتے ہین خدا
ایسی تحقیق اور تدقیق سے امن وامان مین رکھے خداوند
کریم تو ارشاد فرماتا ہے کہ ما یجحد بآیاتنا الا الظالمون۔
ہمارے آیات یعنے معجزات کو ناانصاف لوگ مانتے نہین؛
خداوند کریم نے محمدی آیات یعنے معجزات کو اپنی ذات سے
اس واسطے نسبت دی کہ وہ اوسی کے قدرت اور حکم سے
ظہور مین آتی تھین مطلب یہہ کہ جن آیات کو ہم محمدؐ کے
ہاتھ پر ظاہر کرتی ہین یہہ ایک قرآن مجید کا محاورہ اور
دستور ہے کہ اکثر امور کو خداوند کریم بخیال علت العلل
ہونے کے اپنی ذات سے منسوب کرتا ہے جیسا کہ آیت مندرجہ
سورت انفعال وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی
اور دیگر اسی قسم کے قرآنی فقرون سے ثابت ہوتا ہے)
اور محقق صاحب آنحضرت کے معجزات کی نفی کر رہے ہین۔
محقق صاحب کا یہہ فرمانا کہ آنحضرت بجائے معجزات دکھانے کے
قرآن کو پیش کرتے ہین اور معجزات کے بدلی اوسی قرآن
کو کافی قرار دیتے ہین ایک ایسا خیال ہے کہ جو اونہین کے
محقق ذات سے مخصوص ہے جناب من آنحضرت قرآن مجید
کو بجائے معجزات کے پیش نہین کرتے بلکہ قرآن کو معجزات
اور سب باتون کا جامع قرار دیتے ہین اور لوگون کو سمجھاتے
ہین کہ اس کتاب کے وسیلہ سے سب کچھ ظاہر کیا گیا ہے کیا تمکو
یہہ کافی نہین تم صرف معجزات کے تخصیص کیون کرتے ہو اس
کتاب یعنے قرآن مین تو سب کچھ آگیا ہے بشارت بھی اس
مین آگئی ہے اور تہدید بھی ضروری اور واجبی تعلیم بھی اور
معجزات بھی تم ناانصاف ہو جو اسکو منظور اور قبول نہین
کرتے اس مطلب کو خداوند کریم نے قرآن مجید مین کئی ایک
طرح پر ظاہر کیا ہے جیسا کہ سورت مائدہ کے دوسرے رکوع
مین ارشاد ہوتا ہے قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین ۞
تحقیق تم پاس آئی ہے اللہ کے طرف سے روشنی اور کتاب
یعنے محمدؐ نے اس قرآن کے وسیلہ اور نزول سے تم پر سب
کچھ ظاہر کر دیا ہے کوئی بات باقی نہین رہی پھر سورت النساء
کے رکوع ۲۳ مین ارشاد ہوتا ہے یا ایہا الناس قد
جاءکم برہان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبینا۔ ای لوگو
تمہارے رب کی طرف سے پہنچ چکی سند اور اتاری ہم نے
تم پر روشنی واضح۔ یعنے تمکو اتمام حجت کیواسطے ہر ایک
قسم کی سند اور روشنی دی گئی پھر سورت جاثیہ کے
رکوع ۲ مین ارشاد ہوتا ہے ہذا بصائر للناس وہدی
ورحمۃ لقوم یوقنون قرآن مجید کو ہر ایک قسم کی بات اور
نشانی کا وسیلہ قرار دینا اس بات کی دلیل نہین کہ آنحضرت
سے معجزات صادر نہین ہوئے اگر یہی بات ہے تو پھر مسیح کے اس

قول کو کہ انسان روتی سے نہین جیتا بلکہ خدا کی باتون سے
اور خدا کو آزمانا گناہ ہے سلب معجزات کلی کی دلیل قرار دینا
چاہیے کیونکہ آن حضرت اور مسیح کا قول بلحاظ نتیجہ ایک ہی ہے
بلکہ غور سے معلوم ہوتا ہے کہ آن حضرت کے قول مین معجزات کی
نفی نہین آنحضرت نے قرآن مجید کو معجزات اور دوسرے ضروری
باتون کا جامع قرار دیا ہے اور مسیح کے قول سے معجزات کی نفی
پائی جاتی ہے محقق صاحب نے یہہ جو کہا کہ آنحضرت نے باوجود
تنگ کرنے کے بھی معجزات نہ دکھائی ایک مسامحت ہے کافروالے
یا اور کفار اس واسطے آنحضرت سے معجزات طلب نہ کرتے تھے کہ
ایمان لاوین بلکہ معاندت سے اور معاندون کو معجزہ دکھانا
غیر ضروری ہی نہین بلکہ مخالف حکمت اور مزیل اثر نبوت اگر
محقق صاحب کے نزدیک معاندون کے تنگ اور مجبور کرنے سے
نبی یا رسول کو معجزہ دکھانا لازمی اور امر ضروری ہے تو پھر
کیا وجہ ہے کہ خدا کے اکلوتے بیٹے نے تصلیب کے وقت
سردار کاہنون اور یہودیون کو کوئی معجزہ نہ دکھایا صلیب
دینے سے اور زیادہ کیا تنگی ہوگی بقول آپکے لازم تھا کہ
ایسے سخت اور کڑے وقت مین نعوذ باللہ خدا کا اکلوتا بیٹا
سردار کاہنون اور یہودیون کو کوئی معجزہ دکھاتا اور پھر
صلیب پر چڑھ جاتا یہودی اور سردار کاہن تو بار بار کہتے
تھے کہ کوئی معجزہ دکھا ہم ابھی تیرے ابن اللہ ہونے پر
ایمان لاتے ہین افسوس خدا کے بیٹے کو ایسے نازک وقت
مین روح القدس نے بھی نہ سمجھایا۔

قولہ پھر سورت طور کو ع ۸ اہل مکہ پھر متقاضی ہین کہ یہہ کیون
نہین لے آتا ہم پاس کوئی نشانی اپنے رب سے دیکھو اہل مکہ
چاہتے ہین کہ کوئی بھی معجزہ دیکھنے سے بدرجہا ۶ بہتر ہے کہ کیا

پہنچ نہین چکی اونکو نشانی اگلی کتابون مین کے اگلی کتابون
مین تو رسولون کے نشانیان بے شک پائی جاتی تھین
مگر محمد کے رسالت سے اونکو کیا واسطہ اگلی نبیون پر تو اعتراض
نہ تھا پر اعتراض محمد صاحب کی رسالت پر تھا اور آپ اس
اعتراض کو خوب ثابت کرتے ہین معجزے کرنے والون کے یہہ
طور اور عذر خواہیان نہین ہوتین وہ تو کبھی بلا مانگے اور
کبھی مانگنے پر یعنے ہر طرح سے ثبوت نبوت مین معجزے دکھاتے
تھے مگر حضرت مکرر انکار کرتے ہین اور طاقت اعجاز کے ناداری
کے مقر ہین۔

اقول اصل آیتین یہہ ہین وقالوا لولا یاتینا بآیۃ
من ربہ اولم تاتہم بینۃ ما فی الصحف الاولی کفار اور مشرکین
اور اہل یہود از راہ معاندت و شرارت اپنی دلی اور مخصوص
معجزون کو طلب کرتے تھے مثل عصائی موسیٰ و ید بیضاء
اللہ تعالیٰ اونکے جواب مین ارشاد فرماتا ہے کہ تمہارے
مطلوبہ نشانیان تو اگلے نبیون کے ہاتھون پر ظاہر کی گئین
جو صحف اولی مین مندرج ہین اب تم از راہ معاندت اونکی
بابت کیون سوال کرتے ہو مین نہین جانتا کہ محقق صاحب
نے ان آیات سے آنحضرت کے معجزات کی نفی کہان سے ثابت
کر لی محمد تو کہتے ہین کہ جو معجزات تم طلب کرتے ہو
وہ تو اگلے نبی دکھا چکے ہین جو صحف سابقہ مین مندرج ہین
اب اونکے تکرار طلب کی کیا ضرورت ہی آنحضرت پر لازم
تھا کہ بلا شک معاندون کو ایسا ہی جواب دیتے کیونکہ نبی
پر بلا ضرورت معجزہ دکھانا امر ضروری نہین) دیکھو تبصرہ
متعلقہ مضمون ہذا) جسطرح پر اہل مکہ از راہ معاندت آنحضرت
سے کوئی معجزہ دیکھنا چاہتے تھے باوجود اسکے کہ پہلے کئی

دفعہ آنحضرت سے معجزات دیکھہ چکے تھے جیسا کہ آیت
لم یومنوا بہ اول مرۃ ثابت ہو چکا ہے اسی طرح پر اور
نبیون سے بھی معاندا ور متمردو متعین درخواستین کر کر صاف
جواب اعراضیہ پا چکے ہین معاندین اور متمردین کو تو جواب
اعراضیہ دینا ضروری ہی ہوتا ہے حضرت مسیح جو چیز سے
نعوذ باللہ خدا کے اکلوتے بیٹے مین سچی خواہش مندون
کو بھی معجزات دکھانیکی بابت دانت دکھاتے ہین (کیون
نہو خدا کے گھر کے مختار عام اور اکلوتے بیٹے جو ہوے)
انجیل لوقا کے باب ۲۳ درس ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ مین ہے
۸ - اور ہیرودیس یسوع کو دیکھہ کے بہت خوش ہوا کیونکہ
مدت سے چاہتا تھا کہ اوسے دیکھے اس لئے کہ اوسکی بابت
کچھہ سنتا تھا اور اوسکی کوئی کرامات دیکھنے کی امید تھی
۹ - اور اوسنے اوس سے بہتیرے باتین پوچھین پر اوسنے
اوسے کچھہ جواب نہ دیا ۱۰ - اور سردار کاہنون اور فقیہون
نے کھڑے ہو کے اوسپر شدت سے نالش کی ۱۱ - تب
ہیرودیس نے اپنی فوج سمیت اوسے ناچیز ٹھہرایا اور
اوسے چمچاتی پوشاک پہنا کے اوسکا تمسخر کیا اور پھر
پلاطوس کینے بھیجا - ۱۲ - اور اوسی دن پلاطوس اور ہیرودیس
آپس مین دوست ہو گئے کیونکہ آگے اونمین دشمنی تھی -
ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ ہیرودیس مسیح کو عزیز
اور دوست رکھتا تھا اوسکی یہہ خواہش تھی کہ جب کبھی
مسیح سے ملاقات ہو تو کرامات دیکھے چنانچہ اوسنے مسیح کے
پکڑے آنے پر بہت سے معجزات طلب کئے پر مسیح نے کوئی
کرامات نہ دکھائی چپ ہو رہا اسی واسطے ہیرودیس نے
مسیح کو ناچیز خیال کیا اور ہنسی اڑائی ہیرودیس نے سمجھہ لیا
ہوگا کہ مسیح نے سچ کچھہ نہین محض بناوٹ ہے کیون جناب
ہیرودیس تو معاند بھی نہ تھا نعوذ باللہ آپکے خدا کی بیٹی
نے اوسکے درخواست پہ کوئی کرامت کیون نہ دکھائی معلوم
ہوا کہ اوسمین طاقت اعجاز نہین تھی ای جناب معجزے دکھانے
والون اور خدا کی عام مختارون بلکہ خود خدا کے یہہ لچھن نہین
ہوتے کہ لوگ معجزات طلب کرین اور وہ دم بخود ہو رہین
جواب تک نہ دین ہیرودیس بار بار کرامت طلب کرتا ہے
اور خدا کا بیٹا نادم ہو کر منہہ کی طرف تکتا ہے **مصرع**
بس جی بس معلوم شد ابنیت عیسی مسیح * محقق صاحب
آپ تو کہتے تھے کہ معجزہ دکھانے والے کبھی بلا مانگے اور کبھی
مانگنے پر ثبوت نبوت کے لئے معجزات دکھاتے ہین اب فرمائیے
نعوذ باللہ آپکے خدا کے اکلوتے بیٹے مسیح کو کیا ہو گیا کہ
ہیرودیس کے درخواست پر معجزات نہین دکھاتا ہیرودیس
پر کیا موقوف جب سردار کاہنون اور یہودیون نے بوقت
صلیب معجزات طلب کی تب بھی چپ ہی لگائے رہے آنحضرت
نے تو اظہار معجزات سے بوجہ درخواست معاندانہ اعراض
کیا تھا چیز ہے خدا کے بیٹے نے کچھہ جواب ہی نہ دیا فرمائیے
مسیح نے اپنے آپ کو طاقت اعجاز سے نادر اور عاری ثابت
کیا ہے یا نہین انجیل متی کے باب ۱۶ درس ۱ مین لکھا ہے کہ
جب فردوسی اور صدوقیون نے مسیح سے کوئی آسمانی معجزہ
طلب کیا تو مسیح نے جواب دیا کہ بد اور حرام کارون کو سوائے
یونس نبی کے معجزہ کے اور کوئی معجزہ نہ دکھایا جائیگا -
کیون حضرت فردوسی اور صدوقیون نے تو مسیح سے آسمانی
معجزہ طلب کیا تھا مسیح نے یونس نبی کے معجزہ کا راگ کیون
چھیڑ دیا فردوسی اور صدوقیون نے یہہ درخواست تو

نہین کی تھی کہ یونس نبی کی نبوت ثابت کردو اونکی تو یہہ
درخواست تھی کہ ہمکو کوئی آسمانی کرامت دکھاکر اپنی نبوت
ثابت کرافسوس فردوسی اور صدوقی تو مسیح سے آسمانی نشان
طلب کرتے ہین اور جناب مسیح چراغ والا گھر دکھاتی ہین -

قولہ ایک اور مثال اور پھر بس سورت انعام رکوع ۷ ۵ مین مسطور ہے کہ تو کہہ اگر میرے پاس ہوتی جسکی شتابی کرتے ہو تو فیصلہ ہو چکے کام میرے تمہارے بیچ یہان مکہ والون سے کہلا کہلا کہدیا کہ جو تم چاہتے ہو وہ میرے پاس نہین اگر ہوتا تو فیصلہ ہو جاتا -

اقول قل لو ان عندی ما تستعجلون بہ لقضی الامر بینی وبینکم واللہ اعلم بالظالمین کہہ اگر تحقیق میرے پاس ہوتی وہ چیز جو شتاب مانگتے ہو البتہ فیصل ہو جاتا میرا اور تمہارا کام اور اللہ بے انصافون کو خوب جانتا ہے تحقق صاحب نے اس اخیر مثال کے بیان کرنے مین وہ داد تحقیق دی ہے کہ لاردو بیکن کی روح بھی عش عش کر رہی ہے کچھ سوجھا نہین یون ہی لکھہ مارا مصرع برین عقل و دانش بباید گریست + ای جناب محقق صاحب سورت انعام کے شروع مین اللہ تعالی نے اہل مکہ کو خطاب کیا ہے کہ وما تاتیہم من آیۃ من آیات ربہم الا کانوا عنہا معرضین یعنے اونکے پاس نشانین آئین مگر اونھون نے اونکو نہ مانا یعنے آنحضرت نے کفار کو بہت سے معجزات دکھائے مگر کفار تمنے منظور نہ کی بے ایمان ہی رہے اس واسطے خداوند کریم نے آیت ولو ترٰی اذ وقفوا علی النار فقالوا یا لیتنا نرد ولا نکذب بآیات ربنا ونکون من المومنین مین ارشاد فرمایا کہ ای محمد تو دیکھیگا روز قیامت کو کہ ان منکران معجزات و قرآن کو دوزخ

وما تاتیہم من آیۃ ربہم الا کانوا عنہا معرضین وغیرہ

باقی آیندہ

مطبع نجم الاسلام بمقام مراد آباد محلہ سرائے کے اہتمام سے چھپا +

ہین ڈالا جاویگا اوسوقت یہہ عذاب کا مزہ چکہہ کر کہینگے کہ اگر ہم ایکے دنیا مین واپس جاوین تو ضرور ایمان لاوینگے پھر اللہ تعالی اس صورت مین آنحضرت کو ارشاد فرماتا ہے

کہ والذین کذبوا بآیاتنا یمسہم العذاب بما کانوا یفسقون جو لوگون نے ہماری عطا کردہ نشانیون کو جھٹلایا اونکو عذاب مین گرفتار کیا جاویگا جب آنحضرت نے کفار کو روز قیامت مین عذاب مین گرفتار ہونیکی خبر دی تو اونھون نے آنحضرت کو کہا کہ جس عذاب کی تو خبر دیتا ہے جلدی یا ابھی ظاہر کردی آنحضرت نے خداوند کریم کے ارشاد مبارک سے جواب دیا کہ - قل انی علی بینۃ من ربی وکذبتم بہ ما عندی ما تستعجلون بہ ان الحکم الا للہ یقص الحق وہو خیر الفاصلین قل لو ان عندی ما تستعجلون بہ لقضی الامر بینی وبینکم واللہ اعلم بالظالمین ای کفار مکہ میرے رب نے تمہاری عذاب روز قیامت کی بابت مجھکو جو اور جسقدر خبر دی مین نے تمکو سنادی اور تم نے اوسکو جھٹلایا اب تم یہہ کہتے ہو کہ ہمپر وہ عذاب اور قیامت ابھی لاجاوی کیا اوس یوم الاکبر کو کوئی شخص سوا اللہ کے ظاہر کرسکتا ہے وہ تو غیب ہے وہ وقت پر ہی ظاہر ہوگا اللہ نے تمکو اوس دن کا آنا اور عذاب کا ہونا بتایا ہے اب ماننا نہ ماننا تمہارا اختیار ہے اگر اوس عذاب اور روز قیامت کا ظاہر کرنا محض میرا اختیار ہوتا تو تمہاری اور میری مین ضرور فیصلہ ہو جاتا اور اللہ بے انصافون کو خوب جانتا ہے کیونکہ اسنے تمکو بحکم و بقدرت خداوند کریم معجزات دکھائے اور دیکھوا